مسلم اور غیر مسلم شاتم رسولؐ کی سزا

قرآن وسنت، اجماع اور ائمہ امت کے اقوال کی روشنی میں

تحریر: شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ مسعود عالم۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد

حمد وثنا کے بعد! رسول اکرم ﷺ کے اکرام واحترام، تعظیم وتوقیر کے حوالے سے اُمت مسلمہ کی جو ذمہ داری ہے، قرآن مجید میں اس کو واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ امت کو کس طرح ان فرائض کو ادا کرنا چاہیے۔ رسول اکرم ﷺ کے اکرام واحترام اور آپؐ کی تعظیم وتوقیر کے حوالے سے ہر مسلمان کا اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنا دینی فرض ہے۔

قرآن مجید میں آپؐ کے مقام ومرتبہ اور حق کو بالکل واضح طور پر بیان فرما دیا گیا ہے۔ بالخصوص سورة الأحزاب، سورة الحجرات، سورة النور اور سورة التوبہ کے مطالعے سے واضح ہو جاتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی توقیر اور آپؐ کے ادب واحترام اور تعظیم کے کیا تقاضے ہیں؟ اور مسلمانوں سے اس سلسلے میں کیا مطلوب ہے؟

رسول اکرم ﷺ کی اہانت، تحقیر، سب یا شتم کا مرتکب شخص اگر اسلام کا دعویدار ہے تو اس کا یہ دعویٰ بالکل جھوٹا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ادب نہ کرنا، آپؐ سے بغض رکھنا ایمان کے منافی ہے، اہل علم نے آپؐ سے اور آپؐ کے دین سے بغض کو اعتقادی نفاق میں شمار کیا ہے اور اگر مسلمان سے توہین رسالت، سب وشتم کا فعل صادر ہو تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ صرف ارتداد ہی نہیں بلکہ اس کا یہ عمل زندقہ اور الحاد کے زمرے میں آتا ہے۔ چنانچہ ایسا شخص مرتد، ملحد اور زندیق ہوگا اور اس کی جو سزا قرآن وسنت اور سیرت خلفائے راشدین اور فقہاء ومجتہدین اور علمائے حدیث کے اتفاق سے سامنے آتی ہے، وہ یہ ہے کہ ایسا شخص واجب القتل ہے اور اس کیلئے کسی معافی کی کوئی گنجائش نہیں۔ الموسوعة الفقهية الكويتية میں ہے کہ (**اذا سب مسلم النبی ﷺ فانه یکون مرتدًا بلا خلاف**) [**الموسوعة الفقهية الكويتية** ۲۴/۱۳۶] ''اگر مسلمان نبی ﷺ کو گالی دے گا تو وہ شخص بلا اختلاف مرتد ہو جائے گا۔''

آپؐ پر سب وشتم کے معاملے میں اہل علم نے وضاحت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر طعن وتشنیع کرنا،

آپؐ کی تنقیص اور توہین کرنا، آپؐ کی ذات گرامی کیلئے یا آپؐ کے نسب شریف کیلئے، آپؐ کے دین وشرع کیلئے یا آپؐ کی صفات اور عادات وخصائل کیلئے کوئی اس طرح کے الفاظ ادا کرتا ہے تو یہ کام ارتداد اور کفر کے مظہر ہیں اور ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ جب وہ مرتد ہو جاتا ہے تو اللہ رب العزت نے اس کیلئے جو سزا متعین فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ ایسے شخص کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ اللہ رب العزت اس جہان کے فرمانروا ہیں اور محمد ﷺ اللہ کے فرستادہ، سفیر اور اللہ کے دین کے پہنچانے والے ہیں، اللہ رب العزت نے ان کیلئے خود یہ مرتبہ مقرر فرمایا ہے کہ ان کا احترام کیا جائے، ان کی تکریم کی جائے اور ان کی تعظیم وتوقیر کی جائے۔

مسلمان شاتم رسولؐ کے ارتداد، کفر اور قتل پر قرآنی دلائل

۱۔ سورہ توبہ میں فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿**ومنهم الذين يؤذون النبي ويقولون هو أذن قل أذن خير لكم يؤمن بالله و يؤمن للمؤمنين و رحمة للذين آمنوا منكم والذين يؤذون رسول الله لهم عذاب أليم**﴾[آیت:۶۱] ''اور ان میں بعض ایسے ہیں جو پیغمبر ﷺ کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص نرا کان ہے۔ (ان سے) کہہ دو کہ (وہ) کان (ہے تو) تمہاری بھلائی کیلئے اور اللہ کی اور مؤمنوں (کی بات) کا یقین رکھتا ہے اور جو لوگ تم میں ایمان لائے ہیں ان کیلئے رحمت ہے اور جو لوگ اللہ کے رسول ﷺ کو رنج پہنچاتے ہیں ان کیلئے عذاب الیم (تیار) ہے۔''

اس آیت میں صراحت سے تذکرہ ہے کہ آپؐ کو اذیت پہنچانا، تکلیف دینا بڑا جرم ہے اور جو اس کا ارتکاب کرتے ہیں: ﴿**والذين يؤذون رسول الله لهم عذاب أليم**﴾ ''اور جو لوگ رسول اللہ ﷺ کو رنج پہنچاتے ہیں ان کیلئے عذاب الیم ہے۔''

پھر اسی سیاق میں یہ بات ذکر فرمائی کہ ایسا کرنا اللہ اور رسولؐ کی مخالفت ہے اور اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ ہے: ﴿**ألم يعلموا أنه من يحادد الله ورسوله فان له نار جهنم خالدًا فيها ذلک الخزي العظيم**﴾[التوبہ:۶۳] ''کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے مقابلہ کرتا ہے تو اس کیلئے جہنم کی آگ (تیار) ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا؟ یہ بڑی رسوائی ہے۔''

محادہ، مخالفہ، مشاقہ اختلاف کسی کے بالکل برعکس ہو جانے کو کہا جاتا ہے کہ وہ اختلاف کرنے والا ایک جانب ہے اور جس سے اختلاف کر رہا ہے وہ دوسری جانب ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی سزا یہ ہے ﴿**انه من يحادد الله و رسوله فان له نار جهنم خالدين فيها ذالک الخزي العظيم**﴾ یہاں ایذا کے بعد ''محادہ'' کا ذکر ہوا ہے اور اس سے معلوم ہوتا

ہے کہ یہی ایذ ارسانی ہی رسول اکرم ﷺ کا محادہ ہے۔

۲۔ سورہ مجادلہ میں اللہ رب العزت نے فرمایا: ﴿لا تجد قومًا یؤمنون باللّٰہ والیوم الأخر یوآدون من حآد اللّٰہ ورسولہ ولو کانوا اٰبآء ھم أو أبناء ھم أو اخوانھم أو عشیرتھم﴾ [آیت:۲۲] ''جولوگ اللہ پراور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اوراس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہیں۔''

جب اللہ اوراس کے رسول کے ساتھ محادہ کرنے والے کے ساتھ کوئی اہل ایمان محبت نہیں کرسکتا ہے اور آدمی سے محبت کرنے والا مومن نہیں ہوسکتا تو وہ شخص کہاں مومن ہوسکتا ہے جو خود محادہ کا ارتکاب کرے۔اس لئے اس آیت سے ایسے شخص کے ایمان کی قطعاً نفی ہوجاتی ہے۔

۳۔ دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿ان الذین یحادون اللّٰہ و رسولہ کبتوا کما کبت الذین من قبلھم وقد أنزلنا اٰیت بینت وللکفرین عذاب مھین﴾ [المجادلہ:۵] ''جولوگ اللہ اوراس کے رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل کئے جائینگے جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل کئے گئے تھے اور ہم نے صاف اورصریح آیتیں نازل کردی ہیں اور جونہیں مانتے،ان کوذلت کا عذاب ہوگا۔''

''کبت'' کا لفظ ہلاکت،تذلیل اورنابود کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ایسی وعید اہل ایمان کیلئے نہیں بلکہ صرف کفار کیلئے ہوتی ہے۔

۴۔ سورہ توبہ میں ہے: ﴿یحذر المنفقون أن تنزل علیھم سورۃ تنبئھم بما فی قلوبھم قل استھزءوا ان اللّٰہ مخرج ما تحذرونO ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل أباللّٰہ واٰیتہ ورسولہ کنتم تستھزءون﴾ [۶۴،۶۵] ''منافق ڈرتے رہتے ہیں کہ ان (کے پیغمبر علیہ السلام) پر کہیں کوئی ایسی سورت (نہ) اتر آئے کہ ان کے دل کی باتوں کو ان (مسلمانوں) پر ظاہر کردے۔کہہ دو کہ ہنسی کئے جاؤ جس بات سے تم ڈرتے ہو،اللہ اس کو ضرور ظاہر کردے گا اور اگر تم ان سے (اس بارے میں) دریافت کروتو کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی بات چیت اوردل لگی کرتے تھے۔کہو کیا تم اللہ اوراس کی آیتوں اوراس کے رسول علیہ السلام سے ہنسی کرتے تھے؟''

پھر فرمایا: ''بہانے نہ بناؤ،ایمان لانے کے بعد کافر ہوچکے۔اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کردیں تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے،کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں۔'' [التوبہ:۶۶]

استہزا جس کے بارے میں بعض اوقات یہ عذر پیش کیا جا سکتا ہے کہ یہ غیر سنجیدہ عمل تھا، اس کے پیچھے مقصد اور ارادہ نہیں تھا۔ ایسے ہی زبان پر یہ بات آ گئی، اس میں قصد اور ارادہ شامل نہیں تھا۔ لیکن اس کو بھی اللہ رب العزت نے کفر سے تعبیر فرمایا ہے: ﴿قل أباللّٰه وآیته و رسوله کنتم تستهزءون﴾ تو اگر غیر ارادی طور پر اور غیر سنجیدگی کے ساتھ یہ عمل کیا جائے تو پھر بھی یہ کفر ہے۔ سب وشتم کرنے والا تو عمداً اور ارادۃً اس کا ارتکاب کرتا ہے، اس لئے اس کے کفر اور نفاق میں کوئی شک نہیں ہو سکتا ہے۔

۵۔ سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ نے مزید اس کی وضاحت فرمائی ہے: ﴿ان الذین یؤذون اللّٰه ورسوله لعنهم اللّٰه فی الدنیا والآخرة وأعد لهم عذابًا مهینًا اور ملعونین أینما ثقفوا أخذوا وقتلوا تقتیلا﴾ ''اور جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر ﷺ کو رنج پہنچاتے ہیں، ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کیلئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں، یہ لعنت کے مستحق ہیں اور عذاب مہین ان کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ دنیا اور آخرت کی لعنت اور عذاب مہین کا ان کیلئے تیار ہونا اس بات کا اظہار ہے کہ ایسا شخص صاحب ایمان نہیں ہو سکتا۔

اگلی آیت میں اس لعنت کا اس طرح ذکر فرمایا کہ ﴿ملعونین﴾ یہ لعنت زدہ ہیں جہاں کہیں پائے جائیں ﴿أینما ثقفوا أخذوا﴾ انہیں پکڑ لیا جائے اور بری طرح سے قتل کر دیا جائے۔

مسلم شاتم رسولؐ کے ارتداد، کفر اور سنت رسول ﷺ سے دلائل

سنتِ رسولؐ میں بھی ہمیں یہی بات ملتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تضحیک اور آپؐ پر شتم کرنے والا شخص مرتد ہے اور اس کو قتل کر دینا چاہیے۔

۱۔ سنن ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ ''ایک نابینا صحابیؓ نے اپنی اُمّ ولد لونڈی کو نبی ﷺ کو گالیاں دینے کی وجہ سے قتل کر دیا۔ آپؐ کو پتہ چلا تو فرمایا: ''اس کا خون رائیگاں ہے۔'' [سنن ابوداود: ۴۳۶۱، سنن نسائی: ۴۰۷۰] یہ حدیث دلیل ہے کہ اہانتِ رسولؐ کرنے والے شخص کا خون بہایا جائے اور اس کیلئے کوئی احترام اور تحفظ نہیں ہے۔

۲۔ حضرت ابوبرزہؓ کا بیان ہے کہ ''میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس تھا۔ آپؓ کسی شخص سے نارض ہوئے تو وہ بھی جواباً بدکلامی کرنے لگا۔ میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپؓ وہاں سے کھڑے ہوئے اور گھر چلے گئے۔ گھر جا کر مجھے بلوایا

اورفرمانے لگے: ابھی تھوڑی دیر پہلے آپؓ نے مجھے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا: کہا تھا کہ آپؓ مجھے اجازت دیں میں اس گستاخ کی گردن اڑا دوں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرمانے لگے۔ اگر میں تم کو حکم دے دیتا تو تم یہ کام کرتے؟ میں نے عرض کیا: اگر آپؓ حکم فرماتے تو میں ضرور اس کی گردن اڑا دیتا۔ آپؓ نے فرمایا: نہیں! اللہ کی قسم، رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ کسی کیلئے نہیں کہ اس سے بدکلامی کرنے والے کی گردن اڑا دی جائے۔" [سنن ابوداود: ۴۳۶۳] (یعنی رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے کی ہی گردن اڑائی جائے گی)

علامہ خطابی نابینا صحابیؓ والی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ: (**فیه بیان أن ساب النبی ﷺ مهدر الدم وذلک ان السب منها لرسول الله ﷺ ارتداد عن الدین ولا أعلم أحدًا من المسلمین اختلفوا فی وجوب قتله**)[معالم السنن: ۳/۲۹۶] "اس حدیث میں یہ وضاحت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو گالی دینے والے کا خون رائیگاں ہے۔ کیونکہ اس لونڈی کا نبیؐ کو گالی دینا دین سے ارتداد تھا، اور میرے علم کے مطابق مسلمانوں میں سے کسی ایک نے بھی اس کے واجب القتل ہونے میں اختلاف نہیں کیا۔" شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اس مسئلہ میں سیر حاصل بحث کی ہے اور مسئلہ مذکورہ میں متعدد روایات نقل کی ہیں، تفصیل کیلئے مذکور کتاب کا مطالعہ مفید رہے گا۔

غیر مسلم شاتم رسولؐ کے نقض عہد اور قتل پر قرآن کریم سے دلائل:

اگر کوئی ایسا شخص جو غیر مسلم مگر اسلامی مملکت کا شہری ہے، اسے ذمی اور معاہد کہا جاتا ہے۔ ایسا شخص بھی اگر آپؐ کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے اور آپؐ پر سب وشتم کرتا ہے تو اس سے اس کا عہد ختم ہو جاتا ہے اور وہ بھی قتل کی سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔ قرآن مجید میں اس امر کی نشاندہی کی گئی ہے۔ سورۃ التوبہ میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿**کیف یکون للمشرکین عهد عند الله وعند رسوله الا الذین عٰهدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لهم ان الله یحب المتقین**﴾[آیت: ۷] "بھلا مشرکوں کیلئے (جنہوں نے عہد توڑ ڈالا) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک عہد کیونکر (قائم) رہ سکتا ہے؟ ہاں جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد محترم (یعنی خانہ کعبہ) کے نزدیک عہد کیا، اگر وہ (اپنے عہد پر) قائم رہیں تو تم بھی اپنے قول وقرار (پر) قائم رہو۔ بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔"

اس آیت میں یہ کہا گیا کہ اگر اس عہد کے تقاضے پورے کریں ﴿**فما استقاموا لکم**﴾ تو تم بھی اس عہد کی پاسداری کرو اور ان کو تحفظ دو اور اگر ایسا نہ کریں: ﴿**وان نکثوا أیمانهم من بعد عهدهم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمة الکفر انهم لا أیمان لهم لعلهم ینتهون**﴾[التوبہ: ۱۲] "اور اگر عہد کرنے کے بعد

اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعن کرنے لگیں تو (ان) کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو۔ (یہ بے ایمان لوگ ہیں اور) ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ عجب نہیں کہ (اپنی حرکات سے) باز آ جائیں۔''

یعنی عہد توڑ دیں تو پھر ان سے قتال کرنا تمہارا فرض ہے، اس میں پس و پیش سے کام نہیں لینا چاہیے۔

پھر مومنین کی غیرتِ ایمانی کو جھنجوڑتے ہوئے کہا: ﴿**ألا تقاتلون قومًا نكثوا أيمانهم وهمّوا بإخراج الرسول وهم بدءوكم أول مرة أتخشونهم فالله أحق أن تخشوه ان كنتم مؤمنين**﴾[التوبہ:۱۳]

''بھلا تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو (جنہوں نے اپنی) قسموں کو توڑ ڈالا اور اللہ کے پیغمبر ﷺ کو جلاوطن کرنے کا عزم مصمم کر لیا اور انہوں نے تم سے) (عہد شکنی کی) ابتدا کی؟ کیا تم ایسے لوگوں سے ڈرتے ہو؟ حالانکہ ڈرنے کے لائق اللہ ہے بشرطیکہ ایمان رکھتے ہو۔''

یعنی کیا ان لوگوں کے خلاف اقدام کرنے میں تم پس و پیش کرو گے، کیوں آگے نہیں بڑھتے:

﴿**قاتلوهم يعذبهم الله بأيديكم ويخزهم وينصركم عليهم ويشف صدور قوم مؤمنين ويذهب غيظ قلوبهم**﴾ [التوبہ:۱۴،۱۵] ''ان سے خوب لڑو۔ اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اور رسوا کرے گا اور تم کو ان پر غلبہ دے گا اور مؤمن لوگوں کے سینوں کو شفا بخشے گا۔''

اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دے رہے ہیں کہ ان سے قتال کیا جائے۔ ''اللہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے انہیں عذاب دے گا۔'' انہیں رسوا کر کے ذلیل کر کے اللہ عزوجل مسلمانوں کے سینے ٹھنڈے کرنا چاہتے ہیں اور ان کی مدد فرمانا چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی معاہد غیر مسلم ہو، مسلمان حکومت کا شہری تو اس کا بھی یہ تحفظ ختم ہو جاتا ہے اور وہ اس بات کا حق دار اور سزاوار ہوتا ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔

احادیث رسولؐ سے ذمی اور معاہد شاتم رسولؐ کے قتل اور نقض عہد کے دلائل:

۱۔ پہلی دلیل: کعب بن اشرف یہودی معاہد تھا اور مدینہ کی ریاست کا شہری تھا، لیکن جب اس نے رسول اکرم ﷺ کی توہین میں زبان کھولی، آپؐ کی ہجو کا ارتکاب کیا، مسلمانوں کو تکلیف دی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ (**من لكعب بن الأشرف؟ فانه قد آذى الله ورسوله**) کون ہے جو اس کا کام تمام کرے گا یہ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتا ہے۔ پھر محمد بن مسلمہؓ اس مہم کیلئے آگے بڑھے۔ چند صحابہؓ نے ان کا ساتھ دیا اور انہوں نے جا کر کعب بن اشرف کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ [صحیح بخاری:۲۵۱۰]

۲۔ دوسری دلیل: ابو رافع سلام بن ابی الحقیق بھی یہودی تھا، اس کا کام رسول اکرم ﷺ کو اذیت پہنچانا اور آپؐ سے متعلق بدگمانی پھیلانا تھا۔ آپؐ نے اس کے خلاف بھی مہم بھیجی اور عبداللہ بن عتیقؓ کو ذمہ داری سونپی اور

انہوں نے جا کر اس کا کام تمام کر دیا۔[صحیح بخاری:۴۰۳۹] قرآن وسنت کے دلائل اس امر کے متقاضی ہیں کہ شان رسالتؐ میں گستاخی کے مرتکب شخص، چاہے وہ مسلم ہو یا کافر، کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔

اجماع امت اور اقوال اہل علم سے ثبوت:

امام ابو یوسفؒ نے کتاب الخراج میں یہ بات نقل فرمائی ہے کہ: **(وایّما مسلم سبّ رسول اللہﷺ أو کذبه أو عابه أو تنقصه فقد کفر باللہ وبانت منه امرأته فان تاب والا قتل وکذلک المرأة......)** ''جس مسلمان نے بھی رسول اللہﷺ کو گالی دی، آپؐ کی تکذیب یا توہین کی تو وہ کافر ہو گیا، اس کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی، اگر توبہ کرتا ہے۔ ورنہ قتل کر دیا جائے گا اسی طرح (گستاخ) عورت بھی (یہی سزا پائے گی)۔''

مطرف نے مالکؒ سے نقل کیا ہے کہ: **(من سب النبیﷺ من المسلمین قتل ولم یستتب)** ''مسلمانوں میں سے جس نے بھی محمدﷺ کو گالی دی قتل کر دیا جائے گا اور توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔''

امام اسحٰق بن راہویہؒ فرماتے ہیں: **(أجمع المسلمون علی أن من سب اللہ أو سب رسولہﷺ أو دفع شیئًا مما أنزل اللہ عزوجل أو قتل نبیًا من أنبیاء اللہ عزوجل أنه کافر بذلک وان کان مقرًا ما أنزل اللہ)** ''مسلمانوں کا اس امر پر اجماع ہے کہ جس نے اللہ کو گالی دی یا رسول اللہﷺ کو گالی دی یا اللہ کی نازل کردہ کسی شے کو رد کیا، اللہ میں سے کسی نبی کو قتل کیا، وہ کافر ہے اگرچہ اللہ کی نازل کردہ چیزوں پر ایمان ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔'' [الصارم المسلول:۳۲]

علماء نے اس مسئلے میں اجماع نقل کیا ہے جس طرح کہ اجماع ابن المنذر میں ہے: **(أجمع عوام أهل العلم علی أن حد من سب النبیﷺ القتل)** ''اہل علم کا اجماع ہے کہ جو آدمی نبیﷺ کو گالی دیتا ہے، اس کی حد قتل کرنا ہے۔'' رہی بات کہ جو شخص ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں، اس پر ہم تسلط اور نفوذ نہیں رکھتے وہ ایسے فعل کا ارتکاب کرے تو اس صورت حال میں اس کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دینا چاہیے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿انا کفینٰک المستهزءین﴾ [الحجر:۹۵] اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جس جس نے بھی آپ کا استہزا کیا اور تمسخر اُڑایا، اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک ایک کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ ابو جہل کو بدر میں، اور ابولہب کو نمونہ عبرت بنا دیا گیا، عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ، اسود بن عبد یغوث، اسود بن عبد المطلب یہ تمام نام اس انجام کا مظہر ہیں جو اللہ رب العزت ایسے لوگوں کا فرمایا کرتے ہیں۔ مگر جو لوگ ہمارے دائرہ عمل اور اختیار کے اندر ہیں، وہاں ہمیں اس فرض کا احساس کرنا چاہیے اور اس حق کو ادا کرنا چاہیے جو اللہ نے ہمارے ذمہ لگایا ہے کہ: ﴿لتؤمنوا باللہ ورسوله وتعزروہ وتوقروہ﴾ [الفتح:۹]